سوال

اسلام میں منگنی کا مفہوم کیا ہے ؟ عام طور پر تو منگنی کی تقریب میں لڑکی اور لڑکا انگوٹھیوں کا تبادلہ کرتے ہیں ، کیا شرعی طریقہ یہی ہے ؟

جواب

الحمد للہ

شریعت میں منگنی شادی کے پیغام کو کہتے ہیں :

کہ مرد عورت سے شادی کرنے کا پیغام دے ، اوراہل علم کے ہاں شادی کرنے والے کے لیے منگنی کرنا مشروع ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم عورتوں کو اشارے کنائے میں نکاح کا پیغام دو البقرۃ (235) ۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو شادی کا پیغام دیا تھا اوران سے منگنی کی تھی دیکھیں صحیح بخاری کتاب النکاح حدیث نمبر (4793) ۔

اور صحیح بخاری میں یہ بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے منگنی کی تھی ۔ دیکھیں صحیح بخاری کتاب النکاح حدیث نمبر (4830) ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منگنی کرنے والے کو اپنی منگیتر دیکھنے کی رغبت دلائی ہے ، حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جب تم میں سے کوئی ایک کسی عورت سے منگنی کرے تو اگر اس سے نکاح میں رغبت دلانے والی چیز دیکھ سکے تو اسے ایسا کرنا چاہیے) سنن ابوداود کتاب النکاح حدیث نمبر (2082) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ابوداود (1832) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے ۔

لیکن شریعت اسلامیہ میں منگنی کے لیے کوئی محدد چیز بیان نہیں کی گئی جو منگنی میں واجب ہوں ، اور مسلمانوں میں جو کچھ منگنی کے نام سے کیا جارہا ہے وہ سب عادات اور رسم ورواج ہیں جو منگنی کے اعلان اور خوشی میں منعقد کی جاتی ہیں اور ایک دوسرے کو ہدیہ اور تحفے تحائف دیے جاتے ہیں جو کہ اصل میں مباح ہیں ۔

لیکن منگنی میں وہ کام کرنے جائز نہیں جس کی شریعت نے ممانعت یا پھر اسے حرام کیا ہو ، اسی ممنوعہ اور حرام میں منگنی کی انگوٹھی کا تبادلہ بھی شامل ہے جو کہ لڑکی اور لڑکا آپس میں ایک دوسرے کو پہناتے ہیں یا جسے بعض ممالک میں ڈبلہ کا نام دیا جاتا ہے ، تو یہ ایسی تقالید اور رسم ہے جس میں مندرجہ ذیل شرعی مخالفات پائی جاتی ہیں :

اول : بعض لوگوں کا عقیدہ اور خیال ہے کہ ان انگوٹھیوں سے لڑکی اور لڑکے کے مابین محبت بڑھتی ہے اور خاوند اور بیوی کے تعلقات پر اثرانداز ہوتی ہے ، ایسا اعتقاد رکھنا جاہلی اعتقاد ہے اور وہ تعلق ہے جس کی نہ تو کوئی حسی اور نہ ہی شرعی اصل اور دلیل ملتی ہے ۔

دوم : اس رسم میں غیر مسلم یھود ونصاری اور ھندووں وغیرہ سے مشابہت ہے ، یہ کسی بھی دور میں مسلمانوں کی عادات میں شامل نہیں رہی اور نہ ہی ہے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے بچنے کا بھی حکم دیا ہے ۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی مکمل طور پر پیروی کروگے حتی کہ اگروہ گوہ کے بل میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی پیروی کروگے

صحابہ کرام کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یھودی اور عیسائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : اور کون ؟)

صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ حدیث نمبر (6889) صحیح مسلم حدیث نمبر کتاب اللباس (6723) ۔

اور ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جو بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے) سنن ابوداود کتاب اللباس حدیث نمبر (4031) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود (3401) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

سوم : ایک دوسرے کو منگنی کی انگوٹھی پہنانا عادتا نکاح سے پہلے ہوتا ہے ، اور اس حالت میں لڑکے کے لیے اپنی مگیتر کو انگوٹھی پہنانا جائز نہیں کیونکہ ابھی تک تو وہ اس سے اجنبی ہے اور اس کی بیوی نہیں بنی جس سے اس کا چھونا جائز ہو ۔

آخر میں اس مسئلہ میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کی کلام نقل کرتے ہوئے جواب ختم کرتے ہیں :

دبلہ منگنی کی رسم یہ ایک انگوٹھی پہنانے کی رسم ہوتی ہے اور اصل میں صرف انگوٹھی میں تو کچھ نہیں لیکن جب اس میں اعتقاد شامل ہوجاتا ہے جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں کہ انگوٹھی پر دونوں طرف سے منگیتر لڑکے اور لڑکی کا نام لکھا جاتا ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس سے خاوند اور بیوی دونوں کے تعلقات میں مضبوطی پیدا ہوگی ۔

تو اس حالت میں یہ پہننا حرام ہے ، اس لیے کہ اس کا ایسی چیز سے تعلق ہے جو غیر شرعی ہے جس کی شرعی اور حسی طور پر کوئی اصل نہیں ۔

اور اسی طرح یہ انگوٹھی رسم میں لڑکا اپنی مگیتر کو خود اپنے ہاتھ سے پہناتا ہے جو کہ جائز نہیں اس لیے کہ وہ ابھی تک اس کی بیوی نہیں بنی بلکہ وہ اس کے لیے اجنبی ہی ہے کیونکہ اس کی بیوی تو عقد نکاح کے بعد ہے بنے گی ۔

دیکھیں : الفتاوی الجامعۃ للمراۃ المسلمۃ (3/914-915) ۔

واللہ اعلم .